page 1 21/06

M.A. Islamic Studies Sem. 1 paper (104)

Topic Shibli aur ilme kalam

21/06/2021

عنوان: شبلی اور علم کلام

شبلی نعمانی علم کلام کے شائق و شیدائی تھے علم کلام کی خدمات و فنون کے بارے میں انہوں نے لکھا ہے:

"علم کلام کا یہ احسان ہمیشہ یادگار رہے گا کہ اسی کی بدولت یونانیوں کی غلامی سے آزادی ملی یونانی فلسفے نے دنیا میں رواج و قبول عام حاصل کیا تھا کہ اس کے مسائل وحی کی طرح تسلیم کیے جاتے تھے مسلمانوں نے بھی اس کے فلسفہ کو اسی نگاہ سے دیکھا اور ارسطو و افلاطون کو علم کا دیوتا سمجھا۔ فارابی سے کسی نے پوچھا کہ آپ کو ارسطو سے کیا نسبت ہے اس نے جواب دیا کہ اگر میں ارسطو کے زمانے میں ہوتا تو اس کا ایک لائق شاگرد ہوتا۔"

علم کلام اس علم کا نام ہے جس میں دینی عقائد، عبادات اور نظام اخلاق کی صداقت کو دلائل و براہین کے ساتھ ثابت کیا جاتا ہے اور منکرین دین کے اعتراضات و شبہات کا جواب عقل و نقل کی مدد سے دیا جاتا ہے۔ علم کلام، علم الہیات کا ایک حصہ ہے۔ اس علم کی داغ بیل تیسری صدی ہجری کے اوائل میں اس وقت پڑی جب عباسی خلیفہ مامون کے عہد میں محمد بن الہذیل نے ۲۳۵ھ میں اس عنوان پر کتاب لکھی۔ محمد بن الہذیل ابو الہذیل علاف بھی کہا جاتا ہے۔ اس کے بعد مسلم متکلمین اس عنوان پر کتابیں لکھتے گئے۔ ہندوستان کے نامور متکلمین میں شبلی نعمانی کا شمار ہوتا ہے۔

انہوں نے "علم الکلام" اور "الکلام" نامی کتابوں میں اس علم سے بحث کیا ہے۔ پہلی کتاب علم الکلام کی مختصر مگر جامع تاریخ کو ہمارے سامنے لاتی ہے جبکہ دوسری کتاب میں مصنف نے ایک نئے علم کلام کی ترتیب و تشکیل کا احساس ہمیں دلایا ہے۔

"علم الکلام" میں شبلی نے اس علم کی مختصر تاریخ پیش کی ہے

page 2
21/06/2021

DATE

اور مشہور کلامی مکاتب فکر اور نامور متکلمین کے افکار کو متعارف کروایا ہے۔ ان کے دیگر کتب کی طرح علم الکلام بھی تاریخ نگاری کے ذیل میں آتی ہے جو خود تعارف کرواتی ہے۔

اس قسم کی کوئی تصنیف اردو بلکہ عربی و فارسی میں بھی موجود نہ تھی میں ابتدا تاریخ نویسی کے زمانے ہی اپنی تصنیف کا موضوع تاریخ قرار دیا اب تک جو کچھ بھی قلم سے نکلا تاریخ میں تھا اس کا نتیجہ ہے کہ کام میرے دائرے سے خارج تھا۔ علم کلام کی تاریخ لکھنے سے ایک طرف تو اسلامی لٹریچر کی ایک ایک کمی پوری ہو جاتی ہے دوسری طرف یہ تصنیف جو درحقیقت علم کلام کی تاریخ ہے تاریخ کے دائرے میں آ جاتی ہے۔ اور میں اپنی حد سے تجاوز کرنے کا گنہگار نہیں رہتا۔

حال ہی میں علم کلام سے متعلق مصر، شام اور ہندوستان سے متعدد کتابیں تصنیف کی گئی ہیں اور نئے علم کلام کا ایک دفتر تیار ہو گیا ہے لیکن پرانا علم کلام دو قسم کا ہے یا تو وہی فرسودہ اور دور از کار مسائل اور دلائل ہیں جو متاخرین اشاعرہ نے ایجاد کئے تھے یا یہ کیا ہے کہ یورپ کے ہر قسم کے تحقیقات اور خیالات کو حق کا معیار قرار دیا ہے اور پھر قرآن و حدیث کو زبردستی کھینچ تان کر ان سے ملا دیا ہے پہلا گروہ اندھی تقلید اور دوسرا تقلید اجتہاد ہے اس لئے میں نے ان تصنیفات سے بالکل قطع نظر کی ہے۔